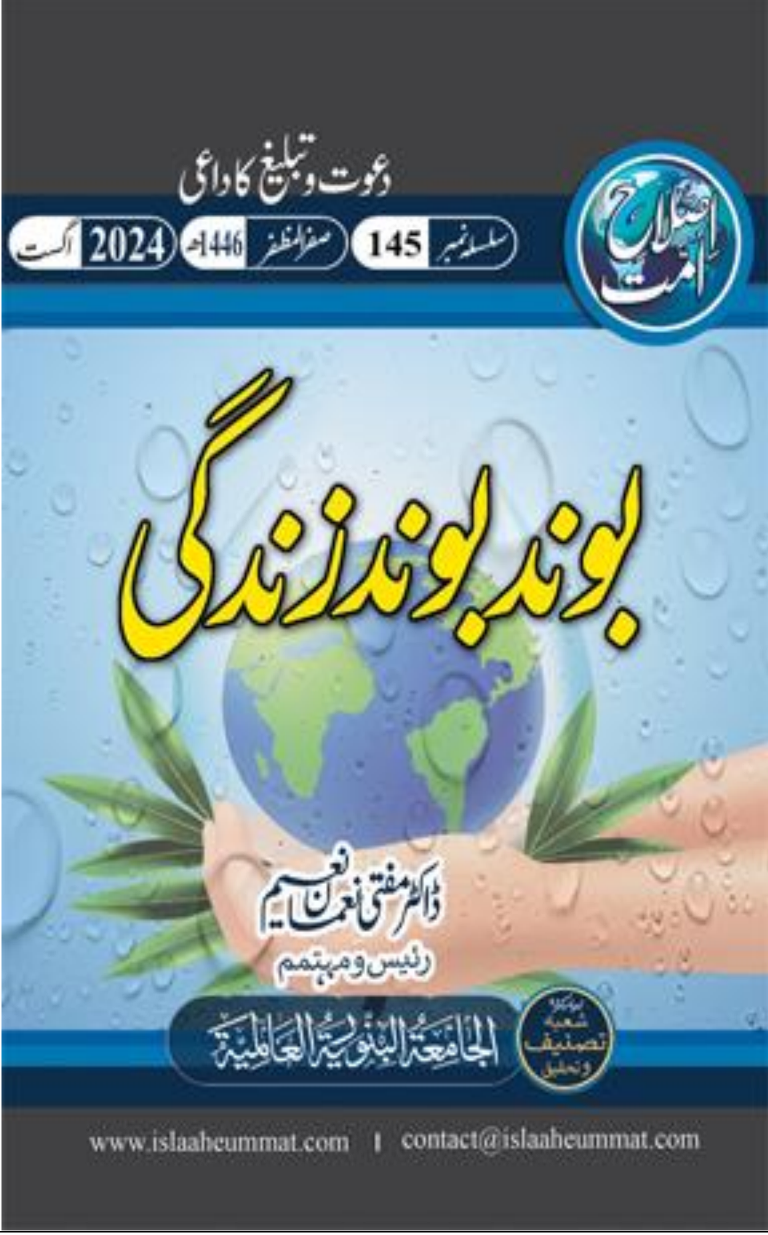
اصلاح امت
دعوت و تبلیغ کا داعی
سلسلہ نمبر 145
صفر المظفر 1446ھ
2024 اگست
بوند بوند زندگی
ڈاکٹر مفتی نعمان نعیم
رئیس و مہتمم
شعبہ تصنیف و تحقیق
الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ
www.islaaheummat.com | contact@islaaheummat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بوند بوند زندگی

بعض دانش ور تو یہاں تک کہتے ہیں کہ تیسری عالمی جنگ پانی کے مسئلے پر ہو گی۔ ہمارا اس سلسلے میں تجزیہیہ ہے کہ یہ کہنا کہ تیسری عالمی جنگ پانی کے مسئلے پر ہو گی، یہ قطعی طور پر کہنا مشکل ہے کیونکہ بہت سے عوامل اس پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم، یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ پانی کی قلّت دنیا کے لیے ایک بڑا خطرہ بنتی جا رہی ہے۔ پانی کی قلّت سے زراعت متاثر ہوتی ہے، جس سے غذائی قحط پیدا ہو سکتا ہے اور لوگوں میں بے چینی پھیل سکتی ہے۔ پانی کی کمی کی وجہ سے لوگ اپنے گھر چھوڑ کر دوسری جگہوں پر پانی کی تلاش میں جائیں گے، جس سے مہاجرت اور تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں۔ پانی کی قلّت سے سماجی عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے، جس سے لوگ حکومت کے خلاف بغاوت کر سکتے ہیں۔ پانی کے مشترکہ وسائل پر ملکوں کے درمیان تنازعات پیدا ہو سکتے ہیں، اس کے باوجود یہ کہنا کہ تیسری عالمی جنگ صرف پانی کی وجہ سے ہو گی، مشکل ہے، کیونکہ اس کے دیگر عوامل بھی ہو سکتے ہیں جو جنگ کا سبب بن سکتے ہیں، جیسے: بالادست قوتوں کا ظلم، بالادست قوتوں کا اپنے نظام کو بالجبر نافذ کرنا، اسلحے کی خرید وفروخت، سیاسی عدم استحکام، اقتصادی عدم مساوات۔ تاہم اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ پانیکی قلّت ایک بڑا خطرہ

ہے،اس کے علی الرغم جنگ ایک بہت پیچیدہ مسئلہ ہے اور اس کے بہت سے عوامل ہو سکتے ہیں، جن میں سے پانی کی قلّت صرف ایک عامل تو ہو سکتا ہے، مگر اسے جنگ کا واحد سبب نہیں سمجھا جا سکتا۔

قرآن و سنت کی روشنی میں پانی کی اہمیت

تمام جانداروں کی زندگی کا انحصار پانی پر ہے۔ پانی زندگی کا بنیادی عنصر ہے اور اس کے بغیر زندگی کی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ قرآن مجید میں پانی کو زندگی کا منبع قرار دیا گیا ہے۔ جیساکہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور ہم نے ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا۔ (الأنبیاء 30)

یہ آیت واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ تمام مخلوقات کی تخلیق پانی سے کی گئی ہے، پانی کے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے پانی رحمت کا ذریعہ بھی قرار دیا ہے، چنانچہ فرمایا: اور ہم نے آسمان سے برسات کا پانی اتارا، پھر اس کے ذریعے ہم نے باغیچے اگائے، اور اناج اُگائے، جس سے تم اور تمہارے مویشی کھاتے ہو۔ (النحل 10)

یہ آیت بتاتی ہے کہ بارش کی صورت میں برسنے والا پانی زمین کو زرخیز بناتا ہے اور پودے اُگاتا ہے جو انسانوں اور جانوروں کے لیے غذا کا ذریعہ بنتے ہیں۔ انسانوں، جانوروں اور پودوں کی نشو و نما اور بقا کے لیے پانی لازمی ہے۔ پانی کی کمی سے خشک سالی، قحط سالی اور بیماریاں پھیلتی ہیں۔ اسی لیے اسلام نے پانی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اسے بہت اہمیت دی ہے۔ پانی زندگی کا بنیادی عنصر ہے۔

پانی جسم کو صحت مند رکھنے کے لیے بہت ضروری ہے۔ پانی کے بغیر کھانا پینا ممکن نہیں ہے۔جانوروں کو پانی پلانے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔زراعت کے لیے پانی لازمی ہے۔پانی انسانی جسم کے لیے بہت ضروری ہے۔ کھانا پکانے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔پانی صفائی ستھرائی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔نہانے دھونے، صفائی ستھرائی کے لیے پانی کا استعمال ہوتا ہے۔کپڑے دھونے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی سب سے پاکیزہ چیزوں میں سے ہے۔(سنن ابن ماجہ)

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ پانی طہارت اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے،اسلام میں پانی کو طہارت کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ وضو، غسل اور دیگر عبادات کے لیے پانی کا استعمال ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنت میں صاف شفاف پانی کی نہریں بہیں گی، جن کا پانی نہ بدلے گا اور نہ ہی وہ خشک ہوگا۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث سے پتا چلتا ہے کہ جنت میں شہد، شراب کی طرح صاف پانی کی بھی نہریں ہوں گی،ان نہروں سے بہنے والا پانی بہت پاکیزہ اور صاف ہوگا، جس کے رنگ، بو اور ذائقے میں کوئی تغیر رونما نہیں ہوگا۔

پانی کے استعمال میں اسراف کی ممانعت:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پانی کو ضائع مت کرو چاہے، تم کسی بہتی ندی پر ہی کیوں نہ بیٹھے ہو۔ (سنن ابن ماجہ)

اسلام میں پانی کے استعمال میں اسراف کو سخت منع کیا گیا ہے اور پانی کو بچانے اور اس کا احتیاط سے استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آج کے دور میں پانی کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔ آبادی میں اضافے، مناسب منصوبہ بندی کے فقدان، پانی کو ذخیرہ کرنے کی طرف عدم توجہی اور بڑھتی صنعتی ترقی کے باعث پانی کی قلّت ایک بڑا مسئلہ بن چکی ہے۔ اس لیے ہمیں پانی کو بچانا اور اس کا صحیح استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔ ہم نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہم پانی کی اہمیت کو سمجھ سکتے ہیں اور اسے ضائع کرنے سے بچ سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پانی کی قدر کریں اور اسے ضائع نہ کریں، دین اسلام میں پانی کی قدر کرنے اور اسے ضائع نہ کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم پانی کو احتیاط سے استعمال کریں اور اس کی قدر کریں۔ ساتھ ہی ہمیں کنویں تعمیر کرنے اور دوسروں کو پانی پلانے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں میں سے ہو سکیں۔

دوسروں کو پانی پلانا، ایک عظیم عمل:

دوسروں کو پانی پلانے کا عمل نہ صرف ایک اچھا کام ہے بلکہ اس کے بہت سے روحانی اور اخلاقی فوائد بھی ہیں۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسانیت، ہمدردی اور خدمت خلق کی بہترین مثال ہے، دوسروں کی خدمت کرنے سے انسان کا دل پاک ہوتا ہے اور اس میں محبت، ہمدردی اور رحم کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔ اسلام میں دوسروں کی خدمت کرنے کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ دوسروں کو پانی پلانے کا عمل بھی ایک ایسی ہی خدمت ہے جس کا اجر عظیم ہے۔ نبی

کریم ﷺ نے دوسروں کو پانی پلانے کو پسند فرمایا اور اسے ایک نیک عمل قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اس نیک عمل کا اجر دے گا۔جب لوگ ایک دوسرے کی خدمت کرنے لگتے ہیں تو معاشرے میں مثبت تبدیلی آتی ہے اور لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارہ کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔لہٰذا نیکی کے اس کام میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے اور: گرمیوں کے موسم میں راستے میں جانے والوں کو پانی پلانا، مساجد میں نماز کے بعد پانی کا انتظام کرنا، مدارس اور اسکولوں میں بچوں کو پانی پلانا، بیماروں اور ضرورت مندوں کو پانی پلانا، قحط سالی یا قدرتی آفات کے وقت متاثرین کو پانی فراہم کرنا، غرضیکہ ایسا جو بھی موقع مل سکے اسے ضائع نہ کرنا چاہیے، کیا پتا ہمارا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آئے اور ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے ۔اس عمل کو اللہ کی بارگاہ میں قابلِ قبول بنانے کے لیے ضروری ہے کہ : صرف اللہ کی رضا کے لیے پانی پلائیں، جس شخص کو پانی دیا جا رہا ہے اس کے ساتھ ادب و احترام کا برتاؤ کریں، مسکرا کر پانی پلائیں۔

دین اسلام میں کنویں تعمیر کرنے کی فضیلت:

اسلام نے کنویں تعمیر کرنے کو بہت اہم عمل قرار دیا ہے۔ کنویں تعمیر کرنے سے نہ صرف لوگوں کو پینے کا صاف پانی میسر آتا ہے بلکہ اس عمل کو بہت سارا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کنویں تعمیر کرنے کو بہت اہمیت دی ، فرمایا کہ جو شخص ایک کنواں کھودے، اسے جنت میں ایک گھر ملے گا۔ کنویں تعمیر کرنا صرف ایک تعمیراتی عمل نہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو

انسانیت، سماجی خدمت اور مستقبل کے لیے ایک بہت بڑی سرمایہ کاری ہے۔ کنویں پانی کا ایک مستقل ذریعہ فراہم کرتے ہیں جو پینے کے پانی، کھیتی باڑی اور دیگر ضروریات زندگی کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خشک سالی اور پانی کی کمی کے علاقوں میں کنویں پانی کی قحط سالی کا مقابلہ کرنے میں بہت مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ کنویں سے پانی حاصل کرکے کسان اپنی فصلوں کو سیراب کر سکتے ہیں اور اس طرح معاشی ترقی میں اپنا اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ صاف پانی کی دستیابی سے بہت سی بیماریوں سے بچاؤ ممکن ہوتا ہے۔ کنویں تعمیر کرکے زیر زمین پانی کو ریچارج کیا جا سکتا ہے، جس سے ماحولیات کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

آپ اپنی مالی امداد سے اور دوسروں کو اس کار خیر کی ترغیب دے کر کنویں تعمیر کرنے کے عظیم عمل میں حصہ لے سکتے ہیں۔ کنویں تعمیر کرکے آپ آئندہ نسلوں کے لیے ایک بہترین سرمایہ کاری کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی پیاسے کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں اس وقت تک پانی پلاتا رہے گا جب تک وہ خود پیاس نہ بجھا لے۔ (بخاری شریف)

کنویں کی تعمیر ایک بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ اسلام میں دوسروں کی خدمت کرنے کو بہت اہمیت دی گئی ہے اور کنویں کی تعمیر ایک ایسی ہی خدمت ہے جو انسانیت کی بہبود کے لیے نہایت مفید ہے۔ کنویں نہ صرف پانی کا ایک مستقل ذریعہ فراہم کرتے ہیں بلکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب لے جاتا ہے۔ کیوں کہ کنویں کی تعمیر صدقہ جاریہ ہے، جب تک لوگ

اس کنویں سے سیراب ہوتے رہیں گے ،دنیا سے جانے کے باجود، کنواں تعمیر کروانے والے کے نامۂ اعمال میں اجر وثواب لکھا جاتا رہے گا۔ نبی کریم ﷺ نے پانی پلانے کو بہترین صدقہ قرار دیا ہےاور کنویں کی تعمیر پانی پلانے کے عمل کا ایک وسیع طریقہ ہے۔ کنویں کی تعمیر آخرت کے لیے ایک ایسا ذخیرہ ہے جو انسان کے لیے قیامت کے دن کام آئے گا۔

خلاصہ یہ کہ اسلام مسلمانوں کو دوسروں کی مدد کرنے اور ان کی مشکلات میں شریک ہونے کی تعلیم دیتا ہے۔اسلام مسلمانوں پر فرض کرتا ہے کہ وہ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کام کریں اور پانی کی کمی سے دوچار لوگوں کی مدد کریں۔ کنواں ایک سدا بہار صدقہ ہے، جس کا ثواب موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔اسلام میں دوسروں کو پانی پلانے کو بہت اہم عمل قرار دیا گیا ہے۔ پانی پلانے سے نہ صرف پیاسے کی پیاس بجھتی ہے، بلکہ پلانے والے کو بہت سارا ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی پیاسے کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پانی پلائے گا۔ (بخاری شریف)

اس حدیث سے پانی پلانے کی عظیم فضیلت کا پتا چلتا ہے۔

پانی زمین پر زندگی کا بنیادی عنصر ہے۔ یہ نہ صرف پینے کے لیے استعمال ہوتا ہے بلکہ زراعت، صنعت اور دیگر انسانی سرگرمیوں کے لیے بھی لازمی ہے۔

پانی کی آلودگی، ایک سنگین مسئلہ اور اس کا حل:

افسوس ناک طور پر، انسانوں کی بے توجہی اور صنعتی ترقی کے نتیجے میں

پانیآلودہ ہو رہا ہے۔ پانی کی آلودگی کا مطلب ہے کہ پانی میں ایسے نقصان دہ مادے شامل ہو جائیں جو اسے پینے اور دیگر استعمال کے لیے نا قابلِ استعمال بنا دیں۔ یہ آلودگی مختلف ذرائع سے ہو سکتی ہے جیسے :

فیکٹریوں سے خارج ہونے والا زہریلا فضلہ دریاؤں، ندیوں اور سمندروں میں شامل ہو کر پانی کو آلودہ کرتا ہے۔

کھیتوں میں استعمال ہونے والی کیڑے مار دوائیں اور کھاد بھی پانی کے ذرائع میں مل کر اسے آلودہ کر دیتی ہیں۔

گھروں سے نکلنے والا گندا پانی بھی پانی کے ذرائع کو آلودہ کر دیتا ہے۔

تیرنے والے جانوروں کا فضلہ بھی دریاؤں اور سمندروں کے پانی کو آلودہ کرنے کا باعث بنتا ہے۔

تیرنے والے انسانوں کا فضلہ، تیرنے والے اشیا پلاسٹک اور دیگر غیر بایوڈیگریڈ ایبل (Bio degradeable) اشیا بھی پانی کو آلودہ کرتی ہیں۔

پانی کی آلودگی کے بہت سے نقصان دہ اثرات ہیں جن میں شامل ہیں :

آلودہ پانی پینے سے انسانوں میں مختلف بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں، جیسے ہیضہ، ٹائیفائیڈ، ہیپاٹائٹس، اور کینسر۔

پانی کی آلودگی سے آبی حیات متاثر ہوتی ہے اور بہت سی مچھلیاں اور دیگر آبی جانور مر جاتے ہیں، یوں یہ آلودہ پانی آبی نظام کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

پانی کی آلودگی سے مچھلی پالنے اور سیاحت جیسی صنعتوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

اسی طرح پانی کی آلودگی سے پانی کی قلّت پیدا ہو سکتی ہے، جو قوموں اور ملکوں کے درمیان تنازعات کا سبب بنتی ہے۔

پانی کی آلودگی کو روکنے کے لیے کئی اقدامات کیے جا سکتے ہیں:

فیکٹریوں کو اپنے فضلے کو ٹھکانے لگانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا چاہیے۔

کسانوں کو کم زہریلی کھادوں اور کیڑے مار دوائوں کا استعمال کرنا چاہیے۔

گھروں سے نکلنے والے گندے پانی کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگانا چاہیے۔

پلاسٹک اور پلاسٹک سے بننے والی مصنوعات کے استعمال کو کم کرکے پانی کی آلودگی کو کم کیا جا سکتا ہے۔

لوگوں کو پانی کی اہمیت اور اس کی آلودگی کے نقصانات کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے، کیونکہ پانی کی آلودگی ایک سنگین مسئلہ ہے،اس کے خاتمے اور حل کے لیے ہم سب کو مل کر کوشش کرنی چاہیے۔

خشک سالی، ایک بڑھتا ہوا مسئلہ اور اس کا حل:

خشک سالی ایک ایسی قدرتی آفت ہے، جس میں کسی خاص علاقے میں طویل عرصے تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے پانی کی شدید قلّت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے جو کئی ممالک کو متاثر کر رہا ہے۔ خشک سالی کے کئی منفی اثرات ہوتے ہیں جن میں زراعت کا نقصان، پانی کی قلّت، قحط اور

ماحولیاتی تبدیلیاں شامل ہیں۔ چنانچہ خشک سالی سے فصلوں کی پیداوار کم ہو جاتی ہے، جس کے نتیجے میں اناج اور اس سے بننے والی اشیائے خورونوش کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں اور قحط کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خشک سالی سے پانی کی شدید قلّت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے پینے اور فصلوں، باغات وغیرہ کو سیراب کرنے کے لیے پانی کی دستیابی کم ہو جاتی ہے۔ خشک سالی ماحول پر بھی اثر انداز ہوتی ہے اور خشک سالی سے مٹی کی زرخیزی کم ہو جاتی ہے اور صحرائی شدت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ خشک سالی سے زراعت، صنعت اور دیگر اقتصادی سرگرمیوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ خشک سالی سے متاثرہ علاقے بہت بڑی افرادی قوت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں، کیونکہ ایسے علاقوں سے لوگ ہجرت کرکے دوسرے علاقوں میں پناہ لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

خشک سالی کی وجوہات میں موسمی تبدیلیاں، بے ترتیب بارش، جنگلات کی بے دریغ کٹائی اور اس کے نتیجے میں نمی کی مقدار کی کمی، صنعتوں اور گھروں میں پانی کا بے دریغ استعمال وغیرہ امور شامل ہیں۔

پانی کو بچانا خشک سالی سے نمٹنے کا ایک موئثر طریقہ ہے۔ گھروں میں پانی کو بہت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔ بارش کا پانی جمع کرکے اسے پودوں کو سیراب کرنے اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ خشک سالی سے نمٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا سکتا ہے جیسے کہ ڈرپ اریگیشن۔ جنگلات کی کٹائی کو روکنا اور نئے درخت لگانا خشک سالی سے نمٹنے کا ایک اہم طریقہ ہے۔ حکومت کو خشک سالی سے نمٹنے کے لیے جامع پالیسیاں

بنانیچاہییں اور لوگوں کو خشک سالی کے خطرات اور اس سے نمٹنے کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے۔

شجر کاری کی اہمیت:

شجر کاری مہم کے تحت ملک کے دیہاتوں اور شہروں میں نئے درخت لگائے جارہے ہیں۔واضح رہے کہ درختوں سے پانی کی سطح کو بلند کرنے میں مدد ملتی ہے۔ایک سبز مستقبل کی بنیاد شجر کاری، صرف درخت لگانے کا عمل نہیں بلکہ ایک ایسا عمل ہے جو ہماری زمین، ماحول اور زندگی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ درخت ہمارے لیے صرف سایہ دار اور خوبصورت نہیں ہوتے بلکہ یہ ہمارے لیے بہت سے فوائد کا ذریعہ بھی ہیں۔درخت فوٹو سنتھیسز کے عمل کے ذریعے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں، یہ آکسیجن ہماری سانس لینے کے لیے ضروری ہے،ایک بالغ درخت سال میں اتنی آکسیجن پیدا کرتا ہے جتنی دو آدمی ایک سال میں استعمال کرتے ہیں۔درخت ہوا میں موجود 90 فیصد نقصان دہ ذرات کو جذب کر لیتے ہیں۔درخت مٹی کی نمی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتے ہیں اور خشک سالی کے اثرات کو کم کرتے ہیں۔۔درخت ہوا میں موجود آلودگی کو جذب کرکے ہوا کو صاف کرتے ہیں۔درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرکے گلوبل وارمنگ کے اثرات کو کم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔درخت بخارات کو جذب کرکے بارش لانے میں مدد کرتے ہیں۔درخت مٹی کو پکڑ کر رکھتے ہیں، جس سے مٹی کا کٹاؤ رکتا

ہے۔ درخت لکڑی کا ذریعہ فراہم کرتے ہیں، جو مختلف صنعتوں میں استعمال ہوتی ہے۔ پھل دار درخت غذائی اجناس کی فراہمی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درختوں سے بھرے علاقے سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں جس سے سیاحت کے شعبے کو فروغ ملتا ہے۔ درختوں کی موجودگی سے انسانوں کی صحت بہتر ہوتی ہے۔ درختوں سے حاصل ہونے والی مصنوعات سے معیشت کو تقویت ملتی ہے۔

شجرکاری کے لیے موسم کا انتخاب بہت اہم ہے۔ بہار کا موسم عام طور پر شجرکاری کے لیے بہترین سمجھا جاتا ہے۔ پودا لگانے سے پہلے مٹی کو اچھی طرح سے تیار کرنا چاہیے۔ پودے کو باقاعدگی سے پانی دینا چاہیے، تاکہ وہ اچھی طرح سے نشو و نما پا سکے۔ پودے کو وقتاً فوقتاً کھاد ڈالنی چاہیے، تاکہ وہ صحت مند رہ سکے۔ پودے کو جانوروں اور کیڑوں سے بچانا چاہیے۔

صرف درخت لگانا ہی شجرکاری نہیں، بلکہ اسے صحیح طریقے سے لگانا اور پالنا بھی شجرکاری میں داخل ہے۔ شجرکاری کے مختلف طریقے ہیں جن کا انتخاب درخت کی قسم، مٹی کی نوعیت، اور موسمی حالات کو مد نظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔ شجرکاری کے عام طور پر استعمال ہونے والے طریقے یہ ہیں:

گڑھے میں پودا لگانا: یہ سب سے عام طریقہ ہے۔ اس میں ایک گڑھا کھودا جاتا ہے اور اس میں پودا لگا کر اسے مٹی سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔

لکڑی کی ٹہنی لگانا: اس طریقے میں درخت کی ایک ٹہنی کو زمین میں گاڑ

کر ایک نیا پودا تیار کیا جاتا ہے۔

بیج بو کر پودا اگانا:

اس طریقے میں درخت کے بیجوں کو مٹی میں بو کر پودا اگایا جاتا ہے۔

پودے لگانے کی مشینیں: بڑے پیمانے پر شجرکاری کے لیے مشینوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

درخت شہروں کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں، درخت سایہ دار ہوتے ہیں اور شہری درجہ حرارت کو کم کرنے میں مدد کرتے ہیں، اس اعتبار سے شہروں میں شجرکاری ایک بہت اہم کام ہے جو نہ صرف ماحول کو بہتر بناتا ہے بلکہ شہروں کی خوبصورتی میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ شہروں میں شجرکاری کے لیے کئی اقدامات کیے جا سکتے ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

شہری پارکوں اور باغوں میں درخت لگانا: شہروں کے پارکوں اور باغوں میں مختلف قسم کے درخت لگائے جا سکتے ہیں تاکہ لوگوں کو تازہ ہوا اور سایہ دار جگہ مل سکے۔

سڑکوں کے کنارے درخت لگانا: سڑکوں کے کنارے درخت لگانے سے نہ صرف شہری نظارہ بہتر ہوگا بلکہ ہوا کی آلودگی بھی کم ہوگی۔

عوامی عمارتوں کے اطراف درخت لگانا: اسکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور دیگر عوامی عمارتوں کے اطراف درخت لگانے سے ان عمارتوں میں کام کرنے والے لوگوں کو صاف ستھری ہوا مل سکے گی۔

گلیوں اور محلوں میں درخت لگانا: گلیوں اور محلوں میں درخت لگانے سے محلے کا ماحول خوشگوار ہوگا اور لوگوں کے گھر ٹھنڈے رہیں گے۔

شہری جنگلات کا قیام: شہروں میں خالی پلاٹوں پر جنگلات کا قیام کیا جا سکتا ہے تاکہ شہریوں کو فطرت سے قریب لانے کا موقع مل سکے۔

شہریوں کو شجرکاری کے لیے آگاہ کرنا: شہریوں کو شجرکاری کی اہمیت کے بارے میں آگاہ کرنا چاہیے تاکہ وہ خود بھی شجرکاری میں حصہ لیں۔

شجرکاری کے لیے مہمات چلانا: شجرکاری کے لیے مختلف مہمات چلائی جا سکتی ہیں تاکہ لوگوں کو شجرکاری کے لیے حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

شجرکاری کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا: شجرکاری کے لیے مالی وسائل فراہم کرنا چاہیے تاکہ بڑے پیمانے پر شجرکاری کی جاسکے۔

شجرکاری کے لیے پالیسیاں بنانا: شجرکاری کو فروغ دینے کے لیے حکومت کو مناسب پالیسیاں بنانی چاہئیں۔

۔سماجی تعلقات کو مضبوط کرنا: شجرکاری کے پروگراموں سے لوگوں میں باہمی تعاون اور اتحاد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

پانی کی بچت کے طریقے:

پانی کی بچت کے لیے عملی اقدامات ضروری ہیں، جو ملک کے ہر شہری کی ذمے داری ہیں: مثلاً: وضو اور غسل کرتے وقت وقفوں میں پانی بند کر دینا، برتن دھوتے وقت پانی کو بہنے نہ دینا، ٹوٹے ہوئے نلوں کو فوراً

ٹھیک کرنا، پانی کی بوتلیں دوبارہ استعمال کرنا، باغبانی کے لیے پانی کا موئثر استعمال کرنا، زراعت میں پانی کی بچت کے لیے فرسودہ طریقوں کو ترک کرکے جدید آبپاشی کے طریقے استعمال کرنا، پانی کی کم طلب کرنے والی فصلوں کو ترجیح دینا، صنعتوں میں استعمال ہونے والے پانی کو ری سائیکل کرکے دوبارہ استعمال کے قابل بنانا۔ خلاصہ کلام یہ کہ پانی ایک قیمتی نعمت ہے، جسے ہمیں احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔ پانی کی بڑھتی ہوئی قلّت کو دیکھتے ہوئے ہمیں پانی کی بچت کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں۔

آیئے! کچھ ایسے آسان طریقے جانتے ہیں جن سے ہم پانی کی بچت کرسکتے ہیں:

گھر میں پانی کی بچت کے لیے نل کو بند رکھیں: جب آپ دانت برش کر رہے ہوں، برتن دھو رہے ہوں یا سبزیاں دھو رہے ہوں تو نل کو بند رکھیں۔

شاور کا کم وقت استعمال کریں: شاور لینے کا وقت کم سے کم رکھیں۔

کپڑے دھونے کی مشین کا کم استعمال کریں: کپڑے دھونے کی مشین صرف جب مکمل طور پر بھر جائے تب ہی استعمال کریں۔

لیک کو فوراً ٹھیک کروائیں: اگر آپ کے گھر میں کہیں سے پانی لیک ہو رہا ہے تو اسے فوراً ٹھیک کروائیں۔

بارش کا پانی جمع کریں:

بارش کا پانی جمع کرکے اسے پودوں کو سیراب کرنے کے لیے استعمال کریں۔

گاڑیاں دھونے کے لیے پانی کی بوندوں کا استعمال کریں: کار کو دھونے کے

لیے پانی کی بوندوں کا استعمال کریں۔

باغبانی کے لیے پانی کا مناسب استعمال کریں: باغبانی کے لیے صبح یا شام کے وقت پانی دیں، جب سورج کم گرم ہو۔

پانی کے پائپ کو چیک کریں:

اگر آپ کا باغبانی کا پائپ کہیں سے لیک ہو رہا ہے تو اسے فوراً ٹھیک کروائیں۔

سوئمنگ پول کو کم سے کم استعمال کریں: سوئمنگ پول کو کم سے کم استعمال کریں اور اس میں پانی کو ضائع نہ ہونے دیں۔

صنعتوں میں پانی کو ری سائیکل کریں: صنعتوں میں پانی کو ری سائیکل کر کے اسے دوبارہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

نئی ٹیکنالوجی کا استعمال کریں:

پانی کو بچانے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ مزید اقدامات کے طور پر: اپنے دوستوں، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو پانی کی بچت کے فوائد کے بارے میں بتانا، اسکولوں اور کالجز میں پانی کی بچت کے بارے میں سیمینار اور ورکشاپس کا اہتمام کرنا، سوشل میڈیا پر پانی کی بچت کے پیغامات شیئر کرنا شامل ہیں۔ کیونکہ پانی کی بچت نہ صرف پانی کی قلّت کے مسئلے کو حل کرنے میں مدد کرتی ہے بلکہ اس سے ماحولیاتی آلودگیبھی کم ہوتی ہے۔ پانی کی بچت سے ہماری آنے والی نسلوں کو صاف پانی

کی فراہمییقینی بنائی جا سکتی ہے، بلکہ ہم ماحولیاتی آلودگی کو بھی کم کر سکتے ہیں۔ پانی کی بچت ایک اجتماعی ذمہ داری ہے۔آیئے! ہم سب مل کر پانی کی بچت کے لیے کوششیں کریں اوراس قیمتی نعمت کو ضائع نہ ہونے دیں۔

پانی کے وسائل کی تقسیم کا مسئلہ اور اس کا حل:

پانی ایک قیمتی نعمت ہے، جس کی تقسیم ہمیشہ سے ایک چیلنج رہی ہے۔ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اور صنعتی ترقی کے ساتھ، جہاں دوسری ضروریات میں اضافہ ایکیقینی امر ہے، وہیں پانی کی طلب میں بھی اضافہ ہو رہا ہےاور دن بدن پانی کے وسائل کی تقسیم پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتیجا رہی ہے۔ پانی کی تقسیم میں مختلف علاقوں کے فرق کو مدنظر رکھنا ضروری ہے، کیونکہ مختلف علاقوں میں پانی کی دستیابی مختلف ہو سکتی ہے:

کچھ علاقے پانی سے مالا مال ہیں جبکہ دوسرے علاقوں میں پانی کی شدید قلّت ہے۔آبادی کی کثافت اور پھیلاؤ بھی پانی کی تقسیم کو متاثر کرتا ہےاور زیادہ آبادی والے علاقوں میں پانی کی طلب زیادہ ہوتی ہے۔اسی طرح معاشی سرگرمیاں مثلاً:

زراعت، صنعت اور دیگر اقتصادی سرگرمیاں پانی کی طلب کو بڑھاتی ہیں۔پانی کے وسائل کی تقسیم میں سیاسی عوامل بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں،یہی وجہ ہے کہ مختلف ممالک کے درمیان پانی کے وسائل پر تنازعات بھیہوتے ہیں۔دنیامیں پانی کی تقسیم میں بہت زیادہ ناانصافی پائی جاتی ہے، کچھ

ممالک کے پاس پانی کی بہتات ہے، جبکہ دوسرے ممالک کے رہنے والوں کو پینے کا صاف پانی تک میسر نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ پانی کے وسائل پر مختلف ممالک کے درمیان تنازعات بھی ہوئے ہیں۔یہ بھی کہاجاتاہے کہ تیسری عالمی جنگ پانی کی تقسیم کے مسئلے پر ہوگی۔پانی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے بین الاقوامی تعاون بہت ضروری ہے،تاکہ اس کا کوئی جامع حل تلاش کیا جاسکے۔اب ہم پاکستان میں پانی کی تقسیم کے نظام پر روشنی ڈالتے ہیں :

پاکستان میں پانی کی تقسیم کا نظام:

پاکستان میں پانی کی تقسیم کا نظام انتہائی پیچیدہ اور متنازعہ ہے، یہاں پانی کے وسائل کی تقسیم پر کئی عوامل اثر انداز ہوتے ہیں جن میں سیاسی، سماجی، اقتصادی اور قدرتی عوامل شامل ہیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان 1960 میں طے شدہ انڈس واٹر ٹریٹی نے دونوں ممالک کے درمیان دریائے سندھ اور اس کی شاخوں کے پانی کی تقسیم کا تعین کیا۔اس ٹریٹی میں پنجاب کو زیادہ پانی دینے کا ذکر تھا، جس کی وجہ سے سندھ سمیت دیگر صوبوں میں ناراضی پائی جاتی ہے۔ پاکستان میں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہاہے، جس کی وجہ سے پانی کی طلب میں بھی اضافہ ہو رہاہے۔اس کے نتیجے میں صوبوں کے درمیان پانی کی دستیابی پر تنازع پیدا ہو رہاہے۔اسی طرح بے توجہی اور بے دریغ استعمال کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح مسلسل کم ہو رہی ہے جس سے پانی کی دستیابی پر مزید دباؤ بڑھ رہا ہے۔ موسمیتبدیلیوں اور بے وقت کی بارشوں کی وجہ سے بھی پانی کی دستیابی پر

اثر پڑ رہا ہے۔ سندھ اور پنجاب کے درمیان پانی کی تقسیم پر تاریخی طور پر تنازع رہا ہے۔ سندھ کا دعویٰ ہے کہ پنجاب کو زیادہ پانی دیا جاتا ہے، جبکہ پنجاب کا کہنا ہے کہ وہ بھی پانی کی قلّت کا شکار ہے۔ زمینی حقائق کے علاوہ سیاسی مفادات بھی پانی کی تقسیم میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مختلف سیاسی جماعتیں اپنے اپنے صوبے کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پانی کی تقسیم کے معاملے پر اپنی اپنی پالیسیاں بناتی ہیں۔ پانیکے نظام میں موجود بے ضابطگیاں اور کرپشن بھی پانی کی تقسیم میں عدم مساوات کا باعث بنتی ہیں۔ ان تمام وجوہات کی وجہ سے پاکستان میں صوبوں کے درمیان پانی کی تقسیم پر تنازعہ ایک پیچیدہ مسئلہ بن چکا ہے۔

پانی کے مسائل پر صوبوں کو کافی خود مختاری حاصل ہے، اس کے باوجود سات دہائیوں سے زائد عرصہ گزر جانے کے بعد بھی پاکستان میں زیر زمین پانی کی تقسیم کا کوئی واضح قانون نہیں ہے اور بے دریغ استعمال کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح مسلسل کم ہو رہی ہے۔ پاکستان میں پانی کیفراہمی میں نجی شعبہ کا کردار دن بدن بڑھ رہا ہے۔ پاکستان میں پانی کی تقسیم پر صوبوں کے درمیان ہمیشہ سے تنازعات رہے ہیں، خاص طور پر سندھ اور پنجاب کے درمیان۔ پانی کی تقسیم کے لیے مختلف کمیٹیاں اور ادارے قائم ہیں، جو پانی کے استعمال اور تقسیم پر نظر رکھتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک جامع قومی پانی پالیسی کی ضرورت ہے جو پانی کے وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنائے۔ اس حوالے سے صوبوں کو باہمی تعاون کرنا ہوگا۔

پاکستان میں زیر زمین پانی کی سطح کم ہونے کی وجوہات اور ممکنہ حل:

پاکستان میں زیر زمین پانی کی سطح کم ہونے کی کئی وجوہات ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

آبادی میں اضافہ:

پاکستان میں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، اس چیلنج سے نمٹنے کے لیے حکومت کے پاس کوئی واضح نظام نہیں ہے، جس کی وجہ سے پانی کی طلب میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

زراعت میں بے دریغ پانی کا استعمال: پاکستان میں زیادہ تر آبادی زراعت پر انحصار کرتی ہے اور فصلوں کو سیراب کرنے کے لیے بے دریغ پانی کا استعمال کیا جاتا ہے۔

صنعتی ترقی:

صنعتوں کے پھیلاؤ سے پانی کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔

آبپاشی کے روایتی طریقے: روایتی آبپاشی کے طریقوں میں پانی کا بہت زیادہ ضیاع ہوتا ہے۔

موسمی تبدیلیاں: موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے بارش کا نمونہ بدل رہا ہے اور خشک سالی کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔

زیر زمین پانی کے غیر قانونی کنویں:

غیر قانونی کنویں کھودنے سے زیر زمین پانی کی سطح تیزی سے کم ہو رہی ہے۔

شہری علاقوں میں پانی کا بے دریغ استعمال: شہروں میں پانی کا بے دریغ

استعمال بھی زیر زمین پانی کی سطح کو کم کرنے کا ایک اہم سبب ہے۔

زیر زمین پانی کی سطح کم ہونے کے اثرات:

زراعت پر منفی اثرات: زیر زمین پانی کی کمی سے فصلوں کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اور اجناس کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔

پانی کی قلّت: پینے کے پانی اور دیگر ضروریات کے لیے پانی کی قلّت پیدا ہو جاتی ہے۔

ماحولیاتی مسائل: زیر زمین پانی کی کمی سے ماحولیاتی نظام متاثر ہوتا ہے۔

معاشی مشکلات: زراعت اور صنعت پر منفی اثرات پڑنے سے معاشی مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔

زیر زمین پانی کی تیزی سے بڑھتی قلّت سے بچنے کے لیے گھروں، صنعتوں اور زراعت میں پانی کا موثر استعمال کرنا، پانی کو بچانے اور اسے صاف کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، روایتی آبپاشی کے طریقوں کی جگہ جدید آبپاشی کے طریقے اختیار کرنے ہوں گے۔اسی طرح ہمیں بھی ترقیافتہ ممالک کی طرح زیر زمین پانی کے ریچارج کے لیے اقدامات کی طرف توجہ دینا ہوگی۔لوگوں کو پانی کی اہمیت اور اسے بچانے کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کرنا، زیر زمین پانی کے غیر قانونی استعمال کو روکنے کے لیے سخت قوانین کا نفاذ بھی ناگزیر ہے، ورنہ آنے والے وقت میں پاکستان میں پانی کی شدید قلّت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔پاکستان میں پانی کی بحالی کے لیے مختلف سطحوں پر

کوششیں جاری ہیں، پانی کی بچت اور اسے صاف کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جا رہا ہے۔آبپاشی کے روایتی طریقوں کو تبدیل کر کے جدید اور موئثر طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں۔ بارش کا پانی جمع کر کے اسے پودوں کو سیراب کرنے اور دیگر مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔زیر زمین پانی کے ریچارج کے لیے مختلف اسکیمیں شروع کی جا رہی ہیں۔جنگلات کی کٹائی کو روکنے کے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔۔لوگوں کو پانی کی اہمیت اور اسے بچانے کے طریقوں کے بارے میں آگاہ کیا جا رہا ہے۔تاہم، ان اقدامات کے باوجود ابھی بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔سب سے بڑاالمیہیہ ہے کہ پاکستان میں اس سلسلے میں اب تک کوئی جامع قومی پانی پالیسی موجود نہیں ہے جو پانی کے وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنائے۔صوبوں کے درمیان پانی کے مسائل پر باہمی تعاون کی کمی کی وجہ سے پانی کے قوانین کو نافذ کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے نیز پانی کے منصوبوں میں کرپشن بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے، ملک کے دیگر شعبوں اور محکموں کی طرح پانی کے محکمے کو بھی کرپشن دیمک کی طرح کھو کھلا کر رہی ہے۔ہمیں جلد اور ترجیحی بنیادوں پر ایک جامع قومی پانی پالیسی بنانی ہوگی، جو پانی کے وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنائے۔ناراضگیاں اور گلے شکوے ختم کر کے صوبوں کو پانی کے مسائل پر باہمی تعاون کرنا ہوگا۔پانی کے قوانین کو سختی سے نافذ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ پانی کے منصوبوں میں کرپشن کا خاتمہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔اگر ہم ان اقدامات پر عمل کریں تو پاکستان میں پانی کی بحالی ممکن ہے۔

پانی کی صفائییا ٹریٹمنٹ: طریقے اور فوائد:

استعمال شدہ پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے عمل کو پانی کی صفائییا ٹریٹمنٹ کہتے ہیں۔ یہ عمل نہ صرف پانی کی قلّت کے مسئلے کا حل پیش کرتا ہے، بلکہ ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔ آیئے پانی کو قابل استعمال بنانے کے کچھ اہم طریقوں پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

ابتدائی عمل: اس مرحلے میں پانی میں موجود بڑے ذرات جیسے پتھر، مٹی اور دیگر کچرے کو الگ کیا جاتا ہے۔

دوسرا مرحلہ: اس مرحلے میں پانی میں موجود بیکٹیریا، وائرس اور دیگر مائکروجرمز کو مارا جاتا ہے۔ اس کے لیے کلورینیشن، یو وی ریڈی ایشنیا اوزونیشن جیسے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

تیسرا مرحلہ: اس مرحلے میں پانی کو مختلف قسم کے فلٹرز سے گزار کر اس میں موجود چھوٹے ذرات کو الگ کیا جاتا ہے۔

چوتھا مرحلہ: اس مرحلے میں پانی میں موجود کیمیائی مادوں کو ختم کیا جاتا ہے۔

پانچواں مرحلہ: اس میں فلٹریشن، سکڑاؤ اور ہوا دینا شامل ہے۔

چھٹا مرحلہ: اس میں کلورینیشن، اوزونیشن اور فلورینیشن شامل ہیں۔

ساتواں مرحلہ: اس میں بیکٹیریا کا استعمال کرکے نامیاتی مادوں کو توڑا جاتا ہے۔

آٹھواں مرحلہ: س میں الٹرا فلٹریشن اور نانو فلٹریشن جیسے طریقے استعمال

کیے جاتے ہیں۔

پانی کی صفائی سے پانی کی قلّت کے مسئلے کو حل کرنے، پانی کی آلودگی میں کمی کو دور کرنے میں مدد ملتی ہے۔صاف پانی سے صحت کے مسائل میں کمی ہوتی ہے۔ صاف پانی کو زراعت اور صنعتوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ پاکستان میں پانی کی صفائی کے لیے جدید بنیادی ڈھانچےاور پانی کی صفائی کے منصوبوں کے لیے فنڈز نیزلوگوں میں پانی کی صفائی کی اہمیت کے بارے میں آگاہی کی کمی ہے۔جس کی وجہ سے کستان میں پانی کی قلّت ایک بڑا مسئلہ ہے۔ اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے پانی کی صفائی پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ حکومت کو پانی کی صفائی کے لیے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے جامع منصوبے شروع کرنے چاہئیں، ساتھ ہی لوگوں میں پانی کی بچت اور اس کی صفائی کے بارے میں آگاہی بھی پھیلائی جانی چاہیے۔

واٹر بورڈ کی غفلت اور ٹینکر مافیا کا راج:

پانی کی قلّت کے مسئلے کو مزید پیچیدہ بنانے والا ایک اہم عنصر واٹر بورڈ کی غفلت اور ٹینکر مافیا کا راج بھی ہے۔

واٹر بورڈ کی غفلت کے اسباب میں بنیادی ڈھانچے کی خرابی، پانی کی سپلائی اور صفائی کے نظام کی تباہ حالی، شہروں کا رقبہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ پانی کی فراہمی کے وسائل میں اضافے کی طرف توجہ نہ دیناوغیرہ شامل ہیں اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ بالادست اور حکمران طبقے کی سیاسی مداخلت کی وجہ

سے واٹر بورڈ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ واٹر بورڈ میں بڑے پیمانے پر کرپشن پائی جاتی ہے، فنڈز کا بے ضابطگی سے استعمال ہوتا ہے۔ واٹر بورڈ عوام کو گھروں میں پانی فراہم کرنے کے بجائے یہی پانی ٹینکر مافیا کو فروخت کردیتا ہے ،جس میں پانی کی وزارت سمیت اعلیٰ افسران کی آشیر باد شامل ہوتی ہے اور ان تمام افراد اور اداروں کو ٹینکر مافیا کی طرف سے ایک خطیر رقم بطورِ کمیشن دی جاتی ہے، جس کی وجہ سے ملک میں ٹینکر مافیا بے لگام ہوتا جارہا ہے۔ ٹینکر مافیا پانی کی قیمتیں مصنوعی طور پر بڑھا دیتا ہے، جس سے غریب عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ٹینکر مافیا اکثر آلودہ پانی فراہم کرتا ہے جس سے صحت کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ ٹینکر مافیا قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پانی کی تجارت کرتا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ پانی کی سپلائی اور صفائی کے نظام کو جدید بنایا جائے، واٹر بورڈ کو سیاسی مداخلت سے آزاد کرایا جائے ، واٹر بورڈ میں کرپشن کا خاتمہ کرایا جائے ، ٹینکر مافیا کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ یہ سب اسی صورت میں ممکن ہے جب واٹر بورڈ کو ہر قسم کی سیاسی وابستگی سے پاک کیا جائے، جو موجودہ حالات میں بظاہر ناممکن لگتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں بھی ،جہاں سے ریونیو جنریٹ ہوتا ہے اور اس سے ملک چلتا ہے، پانی کا مسئلہ دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔

وما توفیقی إلا باللّٰہ

الجامعة البنورية العالمية
5 ہزار ملکی و غیر ملکی طلبہ کا تعلیم و تربیت کا بین الاقوامی مرکز
پانی کے بحران سے دوچار
ہنگامی بنیاد پر 3 کنوؤں کی بورنگ کا آغاز
فی بورنگ خرچہ:
54 لاکھ 61 ہزار روپے
تین بورنگ کا خرچہ:
ایک کروڑ 63 لاکھ 83 ہزار روپے
DONATE NOW
آپ کا عطیہ، ایک قطرہ، ایک سمندر
فی یونٹ خرچہ: 1000 روپے
ٹوٹل یونٹ: 16383
UAN NO:
OFFICE NUMBER:
021-111-822-111
WHATTSAP